سوال

(699) پیشہ وکالت کو اختیار کرنے کی شروط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پیشہ وکالت میں انسان بسا اوقات ایک خرابی کو روکنے اور اسے دور کرنے کے سلسلے میں مدد کرتا ہے کیونکہ وکیل کا مقصد ایک بے گناہ شخص کو سزا سے بچانا ہوتا ہے تو کیا وکیل کی کمائی حرام ہے؟ کیا بطور وکیل کام کرنے کے سلسلے میں اسلام نے کچھ شروط عائد کی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محاماة (بمعنی پیشہ وکالت) مادۂ حمایت سے (مفاعلة کا صیغہ) ہے اور حمایت اگر شر کے لئے اور اس کی طرف سے دفاع کے لئے ہو تو بلاشبہ یہ حرام ہے، کیونکہ یہ اس امر کا ارتکاب ہے، جس اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں منع فرمایا ہے:

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ... ٢ ... سورة المائدة

''اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔''

اور اگر وکالت خیر کی حمایت اور اس کے دفاع کے لئے ہو تو یہ قابل ستائش ہے اور اس کا حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں حکم دیا گیا ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ... ٢ ... سورة المائدة

''اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔''

لہٰذا جس نے اپنے آپ کو پیشہ وکالت کے لئے تیار کیا ہو، اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جس کیس کو لے رہا ہو اس کا مطالعہ کرے اور خوب جائزہ لے۔ اگر موکل کا موقف حق پر مبنی ہو تو کیس کو لے لے، حق کی حمایت اور حقدار کی مدد کرے اور اگر اس کا موقف مبنی برحق نہ ہو تو پھر بھی وکالت کرے لیکن اس موکل کے خلاف اور وہ اس طرح کہ اسے سمجھائے کہ وہ حرام کا ارتکاب نہ کرے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

«انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا» (بخاری)

’’اپنے بھائی کی مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔‘‘

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«تَمْنَعُهُ، مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ۔ (بخاری)

’’ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے منع کرو۔‘‘

وکیل کو اگر یہ معلوم ہو کہ مؤکل کا یہ دعویٰ مبنی برحق نہیں ہے تو اس پر واجب ہے کہ اسے سمجھائے اور اس دعویٰ کے بارے میں اسے اللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈرائے اور اسے بتائے کہ اس کا یہ دعویٰ باطل ہے تاکہ وہ اسے چھوڑ دے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص557

محدث فتویٰ